www.abdulhaq.info/articles/hinduism

Paigham Sulh, 10 April 1928

ویدوں کے رشی

خاندان کشک کے رشی وشوامتر کے سوانح حیات

(گزشتہ سے پیوستہ)

(مولانا عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کے قلم سے)

مہرشی وشوامتر جن کو ویدنے خود مہرشی اور نورانی پیدائش والے کا خطاب دیا۔ ان کے متعلق یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ وہ رگوید کے منڈل تین کے مصنف تھے بلکہ وید کے پہلے تین منڈلوں میں ان کا اور ان کی اولاد کا ذکر بکثرت موجود ہے ان کے متعلق مہابھارت میں بھی بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ ان کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ مہابھارت شانتی پرو حصہ دوم ادھیائے ۱۰ میں یوں لکھا ہے :-

"ایک مرتبہ بہت بڑا قحط پڑا اس خطرناک عہد میں مہان رشی وشوامتر نے اپنی بیوی اور بچوں کو چھوڑ کر جائز اور ناجائز خوراک کی تلاش میں ادھر ادھر گشت لگانا شروع کیا۔ ایک دن جنگل میں وہ ایک گاؤں میں پہنچا۔ جو ظالم شکاریوں سے آباد تھا۔ چھوٹا سا گاؤں مٹی کے ٹوٹے پھوٹے برتنوں سے اٹا پڑا تھا۔ کتوں کی کھالیں ادھر ادھر پڑی تھیں۔ سوروں اور گدھوں کی ہڈیوں اور کھوپریوں کے ڈھیر جا بجا لگے تھے۔ کفن کے کپڑے جابجا پڑے تھے۔ اور مردوں پر مستعمل ہاروں سے گاؤں آراستہ تھا۔ کئی قسم کے زینت کے کام سانپ کی کینچلی سے بنائے گئے تھے۔ کووں کی کائیں کائیں۔ مرغیوں کی کُک کُک اور گدھوں کی مکروہ آواز سے وہ گاؤں گونج رہا تھا۔ باشندے آپس میں لڑتے اور جھگڑتے تھے۔ تمام اطراف میں دیوتاؤں کے مندر تھے۔ جن پر الوؤں اور دیگر بھیانک جانوروں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں آہنی گھنٹوں کی صدائیں ان سے بلند ہوتی تھیں۔ گاؤں میں ہر طرف کتوں کا دور دورہ تھا۔

بھوک سے بے بس ہو کر کھانے کی تلاش میں وشوامتر اس گاؤں میں داخل ہوا اور حتی المقدور کھانے کی کسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کشک کے بیٹے نے اگرچہ بار بار بھیک مانگی تاہم اس کو نہ گوشت ملا۔ نہ چاول۔ نہ پھل اور نہ کوئی اور چیز کھانے کو ملی۔ تب اس نے کہا میری تکلیف بہت ہی بڑی ہے۔ آہ کھینچ کر تھکاوٹ سے چنڈالوں کے اس گاؤں میں وہ گر پڑا۔ رشی نے کامل غور سے سوچا اب میرے لئے بہتر کیا ہے۔ اس بیچارگی کی حالت میں اس ناگہانی موت سے بچنے کے ذرائع پر وہ غور کرنے لگا۔ تب اس نے کتے کے گوشت کا ایک بہت بڑا ٹکڑا اپنے سامنے دیکھا جو ابھی ابھی چھری سے ذبح کیا گیا تھا۔ اور ایک چنڈال کی جھونپڑی کے فرش پر پڑا تھا۔ رشی نے سوچا اور ارادہ کیا کہ وہ اس گوشت کو چرا کرلے جائے۔ اس نے اپنے دل میں کہا کہ اب جان کو بچانے کے لئے اور کوئی چارہ نہیں مصیبت کے وقت میں چوری جائز ہوتی ہے۔ خواہ کتنا بھی بڑا انسان کیوں نہ ہو یہ اس کو عظمت سے محروم نہیں کرتی۔ برہمن بھی اپنی جان بچانے کے لئے اس کو کر سکتا ہے یہ ایک یقینی بات ہے۔ سب سے پہلے (دھرم شاستر کی رو سے) اس کو ذلیل انسان کے گھر سے چوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر اس میں ناکامی ہو تو پھر مساوی ذات والے کے ہاں اگر اس میں بھی ناکامیابی ہو تو ایک شریف اور نیک آدمی کے گھر بھی چوری کرلینی چاہیئے تو اب مجھے جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ اس گوشت کو چرا لینا چاہیئے میں اس چوری میں کوئی گناہ نہیں دیکھتا۔ اس لئے مجھے ضرور اس کتے کی ران کو چرانا چاہیئے

اس تجویز کو پاس کر لینے کے بعد وشوامتر چنڈال کے قریب ہی زمین پر لیٹ گیا تھوڑی دیر کے بعد یہ دیکھ کر کہ رات بہت گزر گئی ہے۔ اور چنڈالوں کا تمام گاؤں سو رہا ہے۔ وشوامتر آہستہ سے اٹھ کر اس جھونپڑے کے اندر گھس گیا۔ چنڈال جو اس کا مالک تھا آنکھوں پر پٹی رکھے جھوٹ موٹ نیند کے خراٹے لے رہا تھا۔ حقارت کی نگاہ سے اس کو دیکھ کر اس نے ملامت آمیز لہجہ میں وشوامتر کو کہا۔ کون ہے جو دروازہ کی کنڈی کھول رہا ہے۔ تمام چنڈالوں کا گاؤں سو رہا ہے۔ صرف میں ہی جاگ رہا ہوں ابھی سویا نہیں۔ تم جو کوئی بھی ہو قتل کر دیئے جاؤ گے۔ یہ ایک سخت کلام تھا جو رشی کے کانوں تک پہنچا۔ دہشت اور شرم کے مارے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور چوری کے خوف سے اس کا دل تھر تھرانے لگا۔ اور اس نے چنڈال کو کہا عمرت دراز باد۔ میں وشوامتر رشی ہوں میں یہاں فاقہ زدہ آیا تھا۔ اے مقدس روح تو مجھ کو مت مار۔ اگر تم بالکل جاگتے ہی ہو۔ اس مقدس روح رشی کے یہ الفاظ سن کر چنڈال خوف کے مارے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وشوامتر کے قریب آگیا ادب سے ہاتھ باندھ کر اور آنکھوں میں آنسو بھر کر اس نے کشک کے بیٹے سے کہا اے برہمن تم رات کے وقت یہاں کیا تلاش کرتے ہو؟ چنڈال سے مخاطب ہو کر وشوامتر نے کہا میں بھوک سے بہت لاچار ہوں اور فاقہ کی شدت سے مرنے کو تیار ہوں۔ میں نے ایسی حالت میں کتے کی ران کو اٹھا لینے کی ٹھانی تھی۔ بھوک سے بے بس ہو کر میں گنہگار رہا ہوں۔ جو خوراک تلاش کرتا ہے اس کے لئے کوئی شرم نہیں۔ یہ بھوک ہے جو مجھے گناہ پر آمادہ کرتی ہے اس لئے میں کتے کی ران لیجانا چاہتا تھا۔ بھوک نے میری ویدوں کی تعلیم کو مکدر کر دیا ہے۔ میں نحیف اور حواس باختہ ہوں مجھے حلال اور حرام کی تمیز نہیں رہی۔ اگرچہ میں یہ جانتا ہوں کہ یہ گناہ ہے۔ تاہم میں اس کتے کی ران کو لیجانا چاہتا ہوں۔

(باقی آئندہ)